بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
کی 6 حکایات

19-August-2022

جمعہ کے اجتماع میں ہونے والا بیان

(For Islamic Brothers)

جمعہ کا بیان (19 اگست، 2022ء)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ ائمہ مساجِد کے تحت (مساجِد کے لئے)

بِلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی 6 حکایات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز حکایت

✿... ظلم و ستم کی دل ہلا دینے والی داستان

✿... روزِ قیامت حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان

✿... حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک ایمان افروز اذان

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

رسولِ کریم ، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے : اے لوگو! بے شک روزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں | اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1): ایک غُلام کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز حکایت

پیارے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام کا ابتدائی دَور، جب ہمارے پیارے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلانِ نبوت فرمایا، یہ دَور سخت آزمائش کا دَور تھا، اَہلِ اِیمان پر ظُلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے تھے، مسلمانوں کو ستایا جارہا تھا، کفّارِ مکہ اِسلام کی مخالفت میں اکٹھے ہو کر کھڑے تھے، اس دَور میں ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب پیارے

1 ...مُسْنَدِ فِرْدَوْس، جلد:5، صفحہ:277، حدیث:8175۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ساتھ لے کر ایک غار میں تشریف لے گئے۔

انہی دِنوں کی بات ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غار میں تشریف فرما تھے، ایک روز مَکَّہ مُکَرَّمہ کے ایک بڑے کافِر عبد اللہ بن جُدعان کا ایک غُلام بکریاں چَراتے چَراتے اُس غار کی طرف نکل آیا۔ محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دیکھا تو پُکار کر فرمایا: یَا رَاعِی هَلْ مِنْ لَبَنٍ اے بکریاں چَرانے والے! تمہارے پاس کچھ دُودھ ہے؟ غُلام نے عرض کیا: جی ہاں! ایک بکری ہے، اس میں میرا کھانا ہے (یعنی میں غُلام ہوں، ساری بکریاں میرے مالِک کی ہیں، اِن میں ایک بکری کا دُودھ میرے لئے مُقَرَّر ہے) چاہیں تو اپنے حصّے کا دُودھ آپ کے لئے ایثار کر سکتا ہوں۔

پیارے آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ بکری لے آؤ! غُلام بکری لے کر حاضِر ہوا، معجزات والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ لیا، اپنے قُدرت والے، بے مثال ہاتھوں سے بکری کا دُودھ نکالا، پیالہ بھر گیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُودھ نوش فرمایا، پھر دُودھ نکالا، پیالہ بھر کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو عطا فرمایا، انہوں نے بھی جِی بھر کر دُودھ پیا، آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری بار بکری کا دُودھ نکالا، پیالہ بھرا اَور اُس غلام کو عطا فرمایا، اُس غُلام نے بھی پیٹ بھر کر دُودھ پیا۔ تین لوگوں نے اپنی حاجت کے مطابق دُودھ پِی لیا، اس کے باوُجود بکری کے تھن دُودھ سے بھرے ہوئے تھے گویا ان میں سے دُودھ نکالا ہی نہیں گیا تھا۔ یہ معجزہ دکھانے کے بعد مبلغِ اَعظم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هَلْ لَكَ فِي الْاِسْلَامِ؟ یعنی اے غُلام! کیا اسلام قبول کرو گے؟

اَللّٰہُ اَکْبَر! نُور برساتا چہرہ، خوبصُورت ادائیں، پھر یہ معجزہ...! یہ سب دیکھ کر وہ غُلام عاشِق تو پہلے ہی ہو چکا ہو گا۔ اب اِسْلام کی دعوت سُنی تو فوراً آگے بڑھا اور محبوب رَبّ، سردارِ عرب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر اِسْلام قبول کر لیا۔

سرکش جو تھے قائل ہوئے، دُشمن جو تھے مائل ہوئے | مَسْحُور کُن ہے کس قدر یا مصطفےٰ لہجہ ترا

پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ کفارِ مکہ اَہْلِ ایمان پر ظُلْم کے پہاڑ توڑتے تھے، لہٰذا حکمت کے پیکر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس عظیم عاشِقِ رسول کو فِی الْحَال ایمان چھپائے رکھنے کا حکم دِیا۔ چنانچہ وہ غُلام حُکْمِ مصطفےٰ پر لبیک کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

خُوش نصیب غُلام جو غُلامیٔ مصطفےٰ میں آکر ہم غُلاموں کی سرداری کا تاج سَر پر سجا چکے تھے، جب یہ اپنے دُنیوی مالِک کے گھر پہنچے تو ایک عجیب بات دیکھنے کو ملی، بکریاں تو پہلے بھی چَرایا کرتے تھے مگر آج یہ بکریاں چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کرکے آئی تھیں، آج ان بکریوں کو خدمتِ مصطفےٰ کا شرف نصیب ہوا تھا، اس لئے حیرت انگیز طَور پر آج بکریوں کا دُودھ پہلے سے کئی گُنا زیادہ ہو گیا۔ مالِک نے، گھر والوں نے جب دُودھ کی یہ زیادتی دیکھی تو غُلام سے کہنے لگے: اے غُلام! آج تُو بہت اچھی چراگاہ میں گیا تھا، آیندہ سے وہیں جایا کرنا۔

عاشِق کو چاہیے ہی کیا...؟ محبوب کا دیدار۔ دِل یہ کہتا ہے: وہ غُلام جو آج چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کرکے آئے تھے، اُن کا دِل تو پہلے سے ہی مچل رہا ہو گا، وہ تو پہلے ہی چاہتے ہوں گے کہ دیدارِ مصطفےٰ کا پھر کوئی بہانہ بَن جائے۔ سُبْحٰنَ اللہ! محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات نے بہانہ بھی بنا دیا۔

یُوں لگتا ہے کہ اپنے مالِک کی یہ بات سُن کر اس عظیم عاشِقِ رسول کا دِل مچل گیا ہو

گا، صبح ہونے کا انتظار شروع ہو گیا ہو گا، وہ سوچتے رہے ہوں گے کہ کب صبح ہو گی، کب میں دوبارہ چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کا شرف حاصِل کروں گا، انہوں نے یہ رات کیسے گزاری ہو گی...! انتظار کی راتیں یُوں بھی بہت لمبی ہوتی ہیں۔

شبِ ہجر کی درازی کوئی اُن سے جا کے پوچھے | تیری راہ تکتے تکتے جنہیں صبح ہو گئی ہے

شاید یہ عاشِقِ رسول رات بھر **یادِ مصطفےٰ** میں مچلتے رہے ہوں گے، شاید رات بھر نیند بھی نہ آئی ہو۔ کبھی چہرۂ مصطفےٰ آنکھوں کے سامنے آتا ہو گا، کبھی مصطفےٰ، جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتوں کی مہک مَحْسُوس کرتے ہوں گے، کبھی اپنا کلمہ پڑھنا یاد آتا ہو گا تو اپنے نصیب کی مِعْراج پر جھوم جاتے ہوں گے۔ نہ جانے یہ رات کیسے کٹی ہو گی...؟

شبِ ہجر یُوں دِل کو بہلا رہے ہیں | کہ دِن بھر کی بیتی کو دُہرا رہے ہیں

رات جیسے گزری سو گزری، صبح ہوئی، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے غُلام نے بکریاں لیں، غار کے قریب پہنچ گئے، محبوبِ ذِی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں دُودھ پیش کیا، چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کرتے رہے، دِیْن کی باتیں سیکھتے رہے، شام ہوئی، گھر واپس آ ئے، پھر اگلی صبح کا انتظار ہے۔ اللہ! اللہ...!

شربتِ دِید نے اور آگ لگا دِی دِل میں | تپشِ دِل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دِل سے | تہ میں رکھا ہے، اسے دِل نے گمانے نہ دیا

دوسری رات بھی جیسے کٹی سو کٹی، صبح کو پھر حاضِر ہوئے۔ تین دِن تو یُوں آرام سے گزر گئے مگر عشق اور وہ بھی عشقِ مصطفےٰ کوئی آسان بات نہیں ہے، عشق امتحان لیتا ہے، عشق میں عاشق کی پَرَکھ کی جاتی ہے، اس عظیم عاشِقِ رسول کا بھی اب امتحان ہونا تھا، تین دِن

آرام سے گزرے، محبوب کی خِدمت میں حاضِری کا سلسلہ رہا، چوتھے دِن سے محبوب کا یہ وَصل ہجر و فِراق میں تبدیل ہو گیا، ایمان لانے کے چوتھے دِن سے امتحان شروع ہوا۔ مُعَامَلہ یہ ہوا کہ مکہ کا فِرعَون یعنی ابو جہل ایک روز عبد اللہ بِن جُدعان (یعنی عاشِقِ رسول غُلام کے دُنیوی مالِک) کی گلی سے گزرا، اس نے بکریوں کو دیکھا تو حیران ہو کر بولا: بڑی صِحّت مند بکریاں ہیں، دُودھ بھی کافِی اُترا ہوا ہے...! اسے بتایا گیا: پہلے ایسا نہیں تھا۔ تین دِن ہوئے ہیں، بکریوں کا دُودھ حیرت انگیز طَور پر بڑھ گیا ہے۔

روایت کے الفاظ ہیں، ابو جہل نے یہ بات سُنی تو فوراً بولا: میں قسم کھا کر کہتا ہوں! تمہارا غُلام جو بکریاں چَراتا ہے، اسے معلوم ہے کہ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہاں ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ یُوں اچانک بکریوں کا دُودھ بڑھ جانے کی ایک ہی صُورت ہے، وہ یہ کہ یہ بکریاں مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو چکی ہیں۔

اندازہ کیجئے! اَبُو جہل بد بخت کو کیسا یقین تھا، ابو جہل جانتا تھا کہ یُوں اچانک بکریوں کا دُودھ بڑھ جانا، ہو نہ ہو یہ کوئی معجزہ ہے اور صِرف ایک ہی ہیں جو یہ معجزہ دِکھا سکتے ہیں اور وہ ہیں: مُحَمَّد بِن عبد اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔

پیارے اسلامی بھائیو! اَبُو جہل کی بد بختی، ضِد اور ہٹ دھرمی دیکھئے! اتنا یقین ہونے کے باوُجُود بھی اس بد انجام نے کلمہ نہیں پڑھا۔ عبد اللہ بن جُدعان بھی کافِر تھا، اَبُو جہل کی باتوں میں آکر اس نے عاشِقِ رسول غُلام کو غار کے قریب بکریاں لے جانے سے منع کر دیا۔ غُلام تھے، بات نہ مانتے تو کیا کرتے، نہ چاہتے ہوئے بھی بات ماننی ہی پڑی، اب شفیق و مہربان آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جُدائی شروع ہوئی۔

ہم کہاں اور تم کہاں جاناں | ہیں کئی ہجر درمیاں جاناں

آہ! سچے عاشِق رسول کے سامنے ہجر و فراق کی دیواریں کھڑی ہو گئیں، پہلے دِن بھر دیدار کے جام پی کر آتے تھے، آس ہوتی تھی کہ صبح ہو گی، پھر حاضِر ہو جاؤں گا، پھر شربتِ دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرلوں گا، مگر آہ! اب توفِی الْحال یہ آس بھی ختم ہو گئی۔

کسی کے ہجر میں جینا محال ہو گیا ہے | کسے بتائیں ہمارا جو حال ہو گیا ہے

اے عاشقانِ رسول! ابھی تو یہ صِرف ہجر و فراق ہے، ابھی تو صِرف محبوب سے دُوری ہے۔ ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں۔ کسی شاعِر نے کہا ہے:

یہ عشق نہیں آساں، اتنا ہی سمجھ لیجئے | اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق کرنا آسان بات نہیں، امتحان لئے جاتے ہیں، سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے، یہ عظیم عاشِقِ رسول جو چہرۂ مصطفےٰ کو اِک نظر دیکھ کر ایمان لے آئے تھے، عاشِق بَن گئے تھے، اب ان کا بھی امتحان ہونا تھا۔

چنانچہ امتحان کے دِن یُوں شروع ہوئے، ایک دِن یہ عاشِقِ رسول حرمِ پاک میں گئے، وہاں چند کافِر بھی مَوْجُود تھے مگر اِن کی نگاہ نہ پڑی، یہ سمجھے میں اکیلا ہی ہوں، وہاں کافِروں کے جھوٹے خُدا رکھے تھے، انہیں دیکھ کر جذبۂ اِیْمانی جوش میں آیا اور اِن عاشِقِ رسول نے جھوٹے خُداؤں پر تھوک پھینک کر کہا: نامراد ہے جو تمہاری عبادت کرتا ہے۔

یہ سمجھ رہے تھے میں اکیلا ہوں، اس لئے یہ کام کر دیا لیکن جب کافِروں کو دیکھا تو جلدی جلدی یہاں سے چلے گئے، کافِر سارا مُعَاملہ دیکھ چکے تھے، وہ بھی پیچھے آئے، عبد اللہ بِن جُدعان (جو اس عاشِقِ رسول کا دُنیوی مالِک اور بڑا کافِر تھا) اس کے گھر پہنچے، اسے تمام ماجرا بتایا تو اس بدبخت کافِر نے اپنے غُلام (یعنی حقیقی عاشِقِ رسول) کا ہاتھ ابو جہل اور اُمَیَّہ بِن خلف کے ہاتھ

میں دیا اور بولا: یہ تمہارا ہے (یعنی اب سے یہ تمہارا غُلام ہے)، اس کے ساتھ جو چاہے کرو۔

(2): ظُلم و ستم کی دِل ہلا دینے والی داستان

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا دِل تھام کر ظُلم و سِتَم کی دِل ہِلا دینے والی داستان سنیئے اور دیکھئے ہمارے اَسْلَاف نے کیسی کیسی تکلیفوں سے گزر کر یہ دِیْن ہم تک پہنچایا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! اَبُو جہل بھی کافِر، اُمَیَّہ بِن خلف بھی کافِر اور دونوں ہی انتہا کے ظالِم و جابِر، ان دونوں نے اس عظیم عاشِقِ رسول کا ہاتھ پکڑا، مکہ پاک کے صحرا میں لے گئے، عاشِقِ رَسُول کو اِسْلام قبول کرنے کے مُقَدَّس جُرم میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا، سینے پر پتھر رَکھ دیا اور بولے: اُکْفُرْ بِمُحَمَّدٍ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کا انکار کر دو۔

یہ شہادت گہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے | لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ایک طرف کُفر ہے، ظُلم ہے، سِتَم ہے اور دوسری طرف عِشْقِ رسول ہے، ابو جہل اور اُمَیَّہ بِنْ خلف اگر کافِر و ظالِم تھے تو سامنے بھی استقامت کا پہاڑ تھا۔ اَبُو جہل اور اُمَیَّہ بن خلف سمجھے تھے کہ ظُلم و سِتَم برداشت نہ کر کے یہ عاشِقِ رسول اپنے عشق سے پیچھے ہٹ جائیں گے مگر انہیں معلوم نہیں تھا کہ

غُلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے | یہ سَر کٹ جائے یا رِہ جائے پروا نہیں کرتے

وہ عظیم عاشِقِ رسول ایک لمحے کے لئے بھی اِیْمان سے پیچھے نہ ہٹے، اُن کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا: رَبِّیَ اللہُ، اَللہُ اَحَدٌ، اَللہُ اَحَدٌ میرا ربّ اللہ ہے، اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

ابو جہل اور امیہ بن خلف نے حَرْبے آزمانا شروع کئے، ❁ انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اُوپر پتھر رکھے گئے، اِسْتِقامت کے یہ پہاڑ، یہ عظیم عاشِقِ رسول ٹَس سے مَس نہ ہوئے

❁ابوجہل اور اُمَیَّہ بن خلف انہیں لوہے کا لباس پہنا کر چلچلاتی دُھوپ میں ڈال دیتے، دُھوپ کی گرمی سے لوہے کا لباس گرم ہو جاتا، اس کی تپش سے جسم مبارک جھلس جاتا، چربی پگھلنے لگتی مگر قربان جایئے! اس عظیم عاشقِ رسول کی زبان پر صِرف ایک ہی بات تھی: رَبِّیَ اللہُ، اَللہُ اَحَدٌ، اَللہُ اَحَدٌ میرا ربّ اللہ ہے، اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

❁کافِران کے گلے میں رَسّی ڈال کر اَوباش لڑکوں کے ہاتھ میں دے دیتے، وہ اس عظیم عاشقِ رسول کو مَعَاذَ اللہ! مکہ مکرمہ کے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے، پھر بھی اِن کی زبان پر ایک ہی جملہ رہتا: اَللہُ اَحَدٌ، اَللہُ اَحَدٌ اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اِن تکلیفوں کا حال سُن لینا، پڑھ لینا بہت آسان ہے، ہِمَّت تو اُن کی ہے جو یہ تکلیفیں برداشت کر رہے تھے، آہ! ہم آرام میں ہیں، کوئی ہمیں ستاتا نہیں ہے، کھانا ملتا ہے، پانی ملتا ہے، بجلی لگی ہے، پنکھے، **A.C** چلتے ہیں، کماتے ہیں، کھاتے ہیں، پیتے ہیں، آرام سے رِہتے ہیں، اس کے باوُجود ذِکْرُ اللہ ہماری زبان پر نہیں آتا، اگر تسبیح ہاتھ میں پکڑ بھی لیتے ہیں تو تھوڑی دیر ذِکْر کر کے تھک جاتے ہیں، فرض نمازوں میں کوتاہیاں ہیں، لاکھوں کروڑوں مسلمان تو وہ ہیں جو نمازیں پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے بھی ہیں، ان کا حال دیکھ لیجئے! نماز کے بعد چند منٹ بیٹھ کر ذِکْرُ اللہ کرنے کا وقت نکالنا مشکل ہوتا ہے۔

اللہ! اللہ! ذِکْر تو وہ تھا، جو یہ عظیم عاشِقِ رسول مَکّہ مُکَرَّمَہ کی گلیوں میں کر رہے تھے۔ خیر! کئی دِنوں تک معاملہ یُوں ہی چلتا رہا، کافِر ظُلْم پر ظُلْم آزماتے گئے اور یہ عظیم عاشِقِ رسول اِستِقامت کا پہاڑ بَن کر ڈَٹے رہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غار سے واپس تشریف لا چکے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے عاشِق کو ان

[1]... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:436، 439، خلاصۃً۔

تکالیف سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

آہ! اُمّت سے محبت فرمانے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان عاشقِ رَسُول کو دیکھا ہو گا، دِل مبارک پر کیسا غم طاری ہوا ہو گا، اللہ! اللہ! یہ تو وہ آقا ہیں جو اپنے اُمّتیوں کو معمولی تکلیف میں دیکھنا بھی پسند نہیں فرماتے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ وَصف بیان فرمایا ہے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ (پارہ:11، توبہ:128)	ترجمہ کنزالعرفان: (وہ نبی) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! رحمت والے آقا، دوجہان کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اپنی امت سے اس قدر پیار فرماتے ہیں، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشق کو مصیبتوں کے شکنجے میں دیکھا ہو گا، دِل پر غَم طارِی ہو گیا ہو گا، مبارک آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو گئے ہوں گے لیکن... یہ امتحان کا وقت تھا اور امتحان میں صبر ہی کیا جاتا ہے۔

آخر ان عاشِقِ رسول کی آزمائش کا وقت ختم ہوا، یہ اپنے عشق کے اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ہُوا یُوں کہ ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کاش! کسی طرح اس غُلام کو خرید کر آزاد کر دیا جائے۔ آقا کے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جب یہ خواہش سُنی تو جلدی سے گئے، بھاری قیمت ادا کی اور اُس عظیم عاشِقِ رسول کو خرید کر فوراً ہی آزاد کیا اور پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں لے آئے۔[1]

ستم ہائے فَرَاواں کی بڑھی جب حد سے بے دردی
تو ان کی حضرت بُو بکر نے قیمت ادا کر دی

---

1 ...اُسد الغابہ، بلال بن رباح، جلد:1، صفحہ:416، خلاصۃً۔

اُخوَّت مذہبِ اسلام کا پتھر ہے بنیادی
مسلماں ہونے والوں سے غُلامی کی مٹی ذِلّت
غلاموں کو دلائی ہے اسی جذبے نے آزادی
کہ آڑے آگئی عثماں اور بُو بکر کی ہمت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا مختصر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! کیا آپ کو معلوم ہے؟ یہ عظیم عاشِقِ رسول کون ہیں؟ جی ہاں! یہ کوئی اَور نہیں، ہم غُلاموں کے سردار، ہر عاشِقِ رسول کی آنکھوں کے تارے، مشہور عاشِقِ رسول، مُؤَذِّنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ہیں۔

کیا کیا ستم نہ ڈھائے تھے تجھ پر اُمَیَّہ نے
مکہ اَحَد اَحَد کی صداؤں سے گونج اٹھا
بُوبکر نے خرید کے ایسے بڑھائے دام
اقرارِ حق سے پھسلی نہ تیری زباں بلال
خورشیدِ انقلاب تھا تیرا بیاں بلال
دولت اگر زمیں ہے تو آسماں بلال

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ مشہور صحابیِ رَسُول ہیں، آپ کا نامِ مبارک: بِلال اور لقب ہے: مُؤَذِّنِ رَسُول۔ بلکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو "سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (تمام اذان دینے والوں کے سردار)" کا خطاب دیا۔[(1)] حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے متعلق عام طَور پر یُوں سمجھا جاتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا رنگ مبارک بہت زیادہ کالا تھا بلکہ بعض لوگ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا حُلیہ مبارک بیان کرتے ہیں تو مَعَاذَ الله! ایک وحشت ناک سا ماحول بنا دیتے ہیں، اللہ پاک بے ادبی سے محفوظ فرمائے! یہ دُرست نہیں ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا رنگ مبارک گندمی

---

1 …سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:220۔

تھا، عُلمائے کرام نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے لکھا: **کَانَ شَدِیۡدُ الۡاَدِمَۃِ** حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا رنگ مبارک شدید گندمی تھا،(1) یعنی جیسا گندم کا دانہ ہوتا ہے، اسے ذرا سیاہی مائل کر دیں تو جیسا رنگ بنے گا، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا رنگ مبارک اس انداز کا تھا۔ پاک و ہند میں عموماً لوگوں کے رنگ گندمی ہوتے ہیں۔

اسلام کا جمال ہے تیرے جمال سے | سیرت تری ہے دِین کی اک ترجماں بلال

حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سابِقُ الۡاِسۡلَام ہیں یعنی آپ نے ابتداءِ اسلام ہی میں ایمان قبول کر لیا تھا، غُلامی سے آزادی نصیب ہونے کے بعد سے لے کر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری تک حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بارگاہِ رسالت میں حاضر رہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ مُؤَذِّنِ رسول بھی ہیں اور خازنِ مصطفےٰ بھی ہیں یعنی رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مالی مُعَاملات کی دیکھ بھال کی ذِمَّہ داری حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو عطا کر رکھی تھی۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ مُلکِ شام تشریف لے گئے اور آخر تک وہیں رہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سن 20 ہجری کو اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک مُلکِ شام میں ہے۔(2)

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و مَنَال دو | سوزِ بلال بَس میری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سارے غم میرے دِل سے نکال دو | غم اپنا یاحبیب بَرائے بلال دو (3)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، جلد:1، صفحہ:333۔
2 ...اُسد الغابہ، جلد:1، صفحہ:415، 416، ملتقطاً۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:305۔

(3): روزِ قیامت شانِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ذِکْر فرمارہے تھے، روزِ قیامت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان کیا ہوگی، یہ موضوع تھا، اس سلسلے میں غیبوں پر خبردار نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام روزِ قیامت اپنی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، میں بُراق پر سُوار ہو کر آؤں گا، پھر آپ نے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی جانِب نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: بِلال کی یہ شان ہو گی کہ جنّتی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، اذان پڑھتے ہوئے میدانِ محشر میں آئیں گے، بِلال کی اذان کی آواز سب سُنیں گے، اس وقت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نِگاہیں بھی بلال پر لگی ہوں گی، جب بِلال اذان مکمل کرلیں گے تو انہیں جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔ **انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شُہَداء کے بعد بِلال پہلے شخص ہوں گے جنہیں جنّتی لباس ملے گا۔**[1]

کیا شان ہے، کیا شان ہے میرے آقا حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی! یہ ہے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دِیْن پر استقامت کا انعام...! پھر ہم کیوں نہ کہیں:

بے دام ہی بک جائیے بازارِ نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک ایمان افروز اذان

جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر گویا قیامت ٹوٹ گئی تھی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان غم

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:459تا460۔

سے نڈھال ہو گئے تھے، حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بھی وِصالِ مصطفٰے کا بہت صدمہ ہوا۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو یُوں بھی **مُؤَذِّنِ رسول** ہیں، مؤذِّن اور امام کا آپس میں جُدا قسم کا ہی تعلق ہوتا ہے، حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں رہا کرتے تھے، اب جب محبوب آقا، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے جینا محال ہو گیا، وہ گلیاں جہاں حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلا کرتے، اُن گلیوں سے گزرتے ہوئے حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا کلیجہ منہ کو آتا ہے، جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تو مدینۂ پاک کے در و دِیوار پر نُور کی شُعَاعیں پڑا کرتی تھیں، اب ان دیواروں کو دیکھ دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد ستاتی ہے۔

گلیاں سُنجیاں دِسّن میںوں، وَیڑا کھاوَن آوے | غُلام فرید! اوتھے کی وَسنا جتھے ماہی نظر نہ آوے

وضاحت: گلیاں سُونی سُونی دکھائی دیتی ہیں، گھر کھانے کو آتا ہے یعنی گھر میں بھی دِل نہیں لگتا، اے غُلام فرید! وہاں کیا جینا جہاں محبوب ہی نظر نہ آئے۔

اب مدینۂ پاک کی ان گلیوں میں زِندگی گزارنا دُشوار تھا، چنانچہ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُلکِ شام تشریف لے گئے مگر آہ! حُضُور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو یہاں بھی نہیں ہیں، دیدارِ حبیب کے جام تو یہاں بھی نہیں ملتے، یادِ مصطفٰے تو یہاں بھی تڑپاتی ہے۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ملکِ شام میں ہیں، یادِ مصطفٰے یہاں بھی تڑپاتی ہے، ہجر و فراق سے سینہ یہاں بھی جَل رہا ہے۔ اللہ! اللہ! دِن کیسے گزرتے ہوں گے، راتیں کیسے بَسَر ہوتی ہوں گی...؟

وہ آ رہے ہیں، وہ آتے ہیں، آ رہے ہوں گے	شَبِ فراق یہ کہہ کر گزار دی ہم نے

پہلے جب رات کو سوتے تھے، ایک آس ہوتی تھی، ایک اُمّید ہوتی تھی، صبح اُٹھنا ہے، مسجد نبوی شریف میں حاضِر ہونا ہے، اذان پڑھنی ہے، پھر محبوب آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئیں گے، دیدار کے جام پینے کو ملیں گے، آہ! اب تو یہ آس بھی ختم ہوگئی، پہلے جب دِل کرتا تھا، حاضِر خِدمت ہو کر لَذَّتِ دیدار سے سینہ ٹھنڈا کرلیتے تھے، ہائے افسوس! اب جائیں تو کہاں جائیں، اب محبوب کو کہاں تلاش کریں...؟

سَر تو سَر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے	موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا
کبھی بیمارِ محبت بھی ہوئے ہیں اچھے	روز اَفزُوں ہے مرض، کام دوا نے نہ دیا

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فراقِ رسول میں زِندگی گزار رہے ہیں، اب بَس ایک ہی صُورت باقی ہے، دُکھ دَرْد مٹانے والے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کم از کم خواب میں ہی تشریف لے آئیں، چلویُوں ہی اپنا جَلْوَہ دکھا دیں....

ایک رات جب حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ آرام فرماتے تھے، اس رات بھی نیند نہ جانے کیسے آگئی ہو گی، ورنہ محسوس یہی ہوتا ہے کہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ یادِ مصطفٰے کے چراغ جلائے راتیں گزارتے ہوں گے، دِل یہی کہتا ہے کہ شاید اُس رات بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بستر پر لیٹے یادِ مصطفٰے میں مَصرُوف رہے ہوں گے، کبھی مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری مسکراہٹ کو یاد کر کے مسکرا پڑتے ہوں گے، کبھی ہجر و فِراق کو دیکھ کر رَو پڑتے ہوں گے، پھر نہ جانے کب آنکھ لگ گئی ہو گی۔

خالِدؔ میں صِرف اتنا کہوں گا، جاگ اُٹھا اشکوں کا مقدر	عِشْقِ نبی میں روتے روتے کیسی کٹی ہے رات نہ پوچھو

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھیں بَند ہوئیں، قِسمت جاگ اُٹھی، دِل کے سلطان آقا، محبوب آقا، دِل کا چین آقا، قرار آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشِق کو دیدار کروانے کے لئے خواب میں تشریف لے آئے۔

پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: مَاھٰذِہِ الْجَفْوَۃُ یَابِلَالُ! اے بِلال...! یہ کیا بےوَفائی ہے؟ تُم نے ہماری زیارت کے لئے آنا ہی چھوڑ دیا...؟

مت دیکھ کہ پھرتا ہوں ترے ہجر میں زندہ | یہ پوچھ کہ جینے میں مزہ ہے کہ نہیں

اللہ! اللہ! پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سُنا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھ کھلی، سُواری تیار کی اور سَفَرِ مدینہ پر روانہ ہو گئے۔

اَللہُ اَکْبَر! ایک عاشِقِ رَسُول مدینے کے سَفَر پر ہے، مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بلایا ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کیفیت کیا ہو گی؟ یہ تو معلوم نہیں کیا جا سکتا، البتہ دِل ہی دِل میں حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اُس وقت کی کیفیات کا تصور باندھنے کی کوشش کیجئے! حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کیا سوچتے ہوں گے؟ ہاں! ہاں! جلد ہی میں مدینۂ پاک کی گلیوں میں پہنچ جاؤں گا، جلد ہی مسجد نبوی شریف نظر آئے گی، مدینۂ پاک کے خُوبصورت دَرو دِیوار ہوں گے، غریبوں کو پالنے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بُلایا ہے، جلوہ بھی تو دکھائیں گے، دیدار کے جام بھی تو پلائیں گے۔

ہے آرزُو یہ دِل کی، میں بھی مدینے جاؤں | سلطانِ دوجہاں کو سب حالِ دِل دِکھاؤں
کاٹوں ہزار چکر طیبہ کی ہر گلی کے | یُوں ہی گزار دُوں میں اَیّام زندگی کے

پھولوں پہ جاں نثاروں، کانٹوں پہ دِل کو واروں	ذَرّوں کو دُوں سلامی، دَر کی کروں غُلامی
دِیوار دَرُ کو چوموں، قدموں پہ سَر کو رَکھ دُوں	محبوب سے لِپٹ کر روتا رہوں برابر

اللّٰہ! اللّٰہ! سَفر کرتے کرتے حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو مدینہ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار نظر آئے ہوں گے، یہ وہ لمحہ ہے، جب پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَفَر سے واپسی پر سُواری کو تیز کر دیا کرتے تھے، اس وقت حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی کیفیات کیا ہوں گی؟ مدینہ مُنَوَّرہ پر برستا ہُوا نُور، وہاں کے روشن روشن در و دِیوار دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بے تاب ہو گئے ہوں گے، دِل میں محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کی تڑپ مزید بڑھ گئی ہو گی، دِل مچل گیا ہو گا، دھڑکن تیز ہو گئی ہو گی۔

اللّٰہُ اَکْبَر! حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ مدینۂ پاک پہنچے مگر آہ! حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں نہیں ہیں، اَزْواجِ پاک کے حجروں میں بھی نہیں ہیں، آہ! غُلام کو مُلکِ شام سے بُلایا اور خود پردے میں تشریف فرما ہیں۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہوئے، اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارک خاک پر ملنے لگے، روتے جاتے تھے، گویا یہ عرض کر رہے تھے:

اُٹھا دو پردہ، دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حِجاب میں ہے	زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

اَہْلِ مدینہ کو حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی آمد کی خبر ہو چکی تھی، کئی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان مُؤَذِّنِ رَسُول سے ملنے کے لئے حاضِر ہوئے، سلام، دُعا کے بعد سب نے کہا: بِلال! وہ اذان جو ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سُنایا کرتے تھے، آج پھر ایک بار وہ اذان سُنا دو۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے مَعْذرت کی کہ اب اذان دے نہیں سکوں

گا، پہلے جب اذان پڑھتا تھا، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہتا تھا، سامنے چہرۂ وَالضُّحٰی کی زیارت کیا کرتا تھا، آج جب اذان پڑھوں گا، دیدار سے محروم رہوں گا تو دِل برداشت نہیں کر پائے گا، آہ! آج مجھے اس فرمائش سے مُعَاف رکھو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اِصْرار کیا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے انکار کیا، اتنے میں پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ننھے نواسے امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا تشریف لے آئے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شہزادوں کو سینے سے لگایا، پیار کیا، اب شہزادوں نے کہا: بلال! ہمارے نانا جان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو اذان سُنایا کرتے تھے، آج وہی اذان پھر سُنا دو! بھلا ان شہزادوں کی بات کیسے ٹالی جا سکتی تھی۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شہزادوں کے حکم پر سَر جھکا دیا، اذان دینے کی جگہ تشریف لائے، کانوں پر ہاتھ رکھے اور پُر سوز آواز میں پڑھا: اللہُ اَکْبَرُ، اللہُ اَکْبَرُ۔

اذان کی یہ پُر سوز آواز مدینۂ پاک میں گونج گئی، سرزمینِ مدینہ پر ایک لرزہ طاری ہوا، کہرام مچ گیا، لوگوں کی چیخیں بلند ہو گئیں، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد سے دِل بے تاب ہو گئے، ننھے بچے اپنی ماؤں سے لپٹ کر پوچھتے تھے: امی جان! حضرت بِلال تو آ گئے، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کب تشریف لائیں گے؟

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اذان پڑھ رہے تھے، مدینۂ پاک میں قیامت کا منظر تھا، جب حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پڑھا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ۔ نگاہ اُٹھی، منبرِ نُور پر پڑی، آہ! منبر خالی تھا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یادِ مصطفےٰ سے تڑپ گئے، دِل بے قابُو ہو

گیا اور شِدَّتِ غم سے غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔[1]

تمہارے ہجر میں کیوں زندگی نہ مشکل ہو | تم ہی جگر ہو، تم ہی جان ہو، تم ہی دِل ہو

دِل ہجر کے درد سے بوجھل ہے، اب آن ملو تو بہتر ہو

اس بات سے ہم کو کیا مطلب، یہ کیسے ہو! یہ کیوں کر ہو!

اے عاشقانِ رسول! یہ عشقِ رسول کی کیفیات ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی سوزِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے حِصَّہ نصیب فرمائے۔ اپنے دِل میں عشقِ رسول کو بڑھائیے! عشقِ رسول کی شمع کو مزید روشن کیجئے، ❁ درودِ پاک پڑھا کیجئے! ❁ سُنّتوں پر چلا کیجئے! ❁ تِلاوتِ قرآن کی عادَت بنائیے! ❁ رات کو تنہائی میں بیٹھ کر، گنبدِ خضراء کا تصور باندھ کر پُر سوز نعتیں سُنا کیجئے! ❁ سیرتِ مصطفےٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر لکھی ہوئی کتابیں پڑھا کیجئے! ❁ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پڑھا کیجئے! ❁ اولیائے کرام کی سیرت بالخصوص ان کی عشقِ رسول والی کیفیات پڑھا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو گی۔

(5): بِلال کبھی جھوٹ نہیں بولتے

ایک روز حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بِلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر تشریف لائے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی کیسی عِزَّت افزائی ہے، دو جہان کے آقا، فرشتے جن کی بارگاہ میں حاضِری کی خواہش کرتے ہیں، وہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود چل کر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر تشریف لائے۔ پوچھا: بِلال گھر پر ہیں؟ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زوجہ

---

[1] ... سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:222، زُلف زنجیر، صفحہ:74 تا 77۔

محترمہ نے عرض کیا: وہ تو گھر پر نہیں ہیں۔

پھر زوجہ محترمہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بِلال جب گھر ہوتے ہیں، اُن کی زبان پر بَس ایک ہی رَٹ ہوتی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ آج رسول اللہ نے یہ فرمایا، آج رسول اللہ نے وہ فرمایا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔

عشق دیکھئے! حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب تک بارگاہِ رسالت میں حاضِر رہتے ہیں، دیدارِ مصطفےٰ کے جام پیتے رہتے ہیں، جب گھر آجاتے ہیں تو اپنے محبوب آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی باتیں کرتے ہیں۔

وِچھوڑے دے میں صدمے روز جھلّاں یارسول اللہ!
کراں میں تیریاں دِن رات گلّاں یارسول اللہ!

خیر! رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات سُن کر فرمایا: مَاحَدَّثَكِ عَنِّيْ بِلَالٌ فَقَدْ صَدَقَ بِلال میری طرف سے جو بھی حدیث بیان کرتا ہے، وہ سچ ہے، بِلَالٌ لَايَكْذِبُ بلال جھوٹ نہیں بولتا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! کمال دیکھئے! سچّے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی سچّی زبان سے سچّے عاشِقِ رسول حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سچائی کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ ہے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان۔ کاش! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا صدقہ ہمیں ہمیشہ سچ بولتے رہنے کی توفیق ملے، کاش! جھوٹ سے ایسی نفرت ہو کہ مرتے دَم تک کبھی بھی جھوٹ نہ بولیں ✱.. جھوٹ بولنا گُناہ ہے ✱.. جھوٹ جہنّم میں لے جانے والا کام ہے

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:463۔

❋.. جھوٹ بولنا مسلمانوں کا نہیں، منافقوں کا طریقہ ہے۔ آہ! ہمارے ہاں ایسے نادان بھی ہیں، جو کہتے ہیں: میاں سچ کا زمانہ نہیں ہے، جھوٹ کے بغیر تو کام ہی نہیں چلتا۔

یہ دعویٰ کہاں تک دُرُست ہے، آیئے! اس بارے میں بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک سے راہنمائی لیتے ہیں۔

(6): سچ نے ہی تیرے کام بنایا ہے

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایک بھائی تھے، بعض کتابوں میں ان کا نام خالِد لکھا ہے۔ ان کا نِکاح کرنا تھا، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ انہیں ساتھ لے کر ایک قبیلے میں گئے۔

اب دیکھئے! ہمارے ہاں بھی رشتے کئے جاتے ہیں مگر حال کیا ہوتا ہے؟ بناوٹ اختیار کی جاتی ہے، جھوٹ بولا جاتا ہے، لڑکی والے لڑکی کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں، لڑکے والے لڑکے کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں، پھر جب رشتہ ہو جاتا ہے، شادِی کے بعد جھوٹ کا بھانڈا پُھوٹتا ہے تو لڑائیاں ہوتی ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں یہاں تک کہ طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا پاکیزہ انداز دیکھئے! آپ رشتہ لینے کے لئے لڑکی والوں کے ہاں گئے، فرمایا: تم ہمیں جانتے ہو، یہ میرا بھائی ہے، ہم پہلے غُلام تھے، اللہ پاک نے آزادی عطا فرمائی، ہم گمراہی میں تھے، اللہ پاک نے اپنے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہمیں ہدایت عطا فرمائی، ہم غریب تھے، اللہ پاک نے ہمیں غنی کر دیا، اگر تم اپنی لڑکی کا رشتہ دینا پسند کرو تو الحمد للہ! نہ پسند کرو، تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پیش کش سُن کر لڑکی والوں نے فوراً رشتہ منظور کر لیا۔ پھر جب حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ واپس جا رہے تھے، راستے میں بھائی نے کہا: اے بھائی! آپ

ہماری نیکی کا ذِکْر کرتے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہماری جاں نثاریوں کا ذِکر کرتے، آپ نے ہمارے ماضی کے حالات کیوں دہرائے؟ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: **میں نے سچ بولا اور اسی سچ کی بدولت تمہارا رشتہ طے ہوا۔**(1)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: سچ بولنے سے کام بگڑتے نہیں، بنتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے کام بنتے نہیں، الٹا بگڑتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(2)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”جانوروں پر رحم کرنا“ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم لوگ اِن بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور انہیں اچھی طرح کھلایا کرو۔(3)

---

1 ...تذکرہ حمدونیہ، باب:8 صدق وکذب کا بیان، جلد:3، صفحہ:78۔
2 ...مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاعتصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
3 ...ابوداود، کتاب: جہاد، صفحہ:408، حدیث:2548۔

اے عاشقانِ رسول! جانوروں پر رحم کرنا سُنّت مصطفےٰ ہے ❁ رحمتِ عالم نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانورں پر بڑی شفقت فرماتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کی فریاد سنتے اور ان کی مدد فرمایا کرتے ❁ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اونٹ کی فریاد پر اس کے مالک سے فرمایا: تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو(1) ❁ اگر کوئی جانوروں کو تکلیف دیتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے ناراض ہوتے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کو آپس میں لڑوانے، انہیں باندھ کر مارنے، اور ان کا مُثلہ بنانے (یعنی چہرہ بگاڑنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔(2)

ہرن نے، اونٹ نے، چڑیوں نے کی یہی فریاد | کہ ان کے غم کا مداوا حضور جانتے ہیں

اللہ پاک ہمیں بھی سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے جانوروں پر شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃالمدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو، جہل زائل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ابوداود، کتاب: جہاد، صفحہ: 408، حدیث: 2549 خلاصۃً۔
2 ...سیرت رسول عربی، صفحہ: 332 تا 335 ملتقطاً۔